

## جہاد کرنے والوں کا درجہ

<"xml encoding="UTF-8?>

سورہ توبہ آیت ۱۹ تا ۲۲

آ جَعَلْتُمْ سِقَائِيَةَ الْحَاجَّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوْنَ عِنْدَ اللَّهِ وَ اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ الَّذِينَ أَمْنُوا هاجَرُوا وَ جَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَ أُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةِ مِنْهُ وَ رِضْوَانِ وَ جَنَّتِ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

ترجمہ:

آیا تم نے حاجیوں کو پانی پلاتا اور مسجد الحرام کو تعمیر اور آباد کرنا اس شخص (کے عمل) کی مانند قرار دیا ہے جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے؟ یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہو سکتے، اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو بُدایت نہیں کرتا۔ جو لوگ ایمان لے آئے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا پروردگار انہیں اپنی طرف سے رحمت، رضامندی اور بہشت کے ان باغوں کی نوید دیتا ہے جن میں ان کے لئے ابدی نعمتیں ہیں۔ وہ ان میں تاابد رہیں گے۔ یقیناً خداوندِ عالم کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

نکات:

\* رسولِ اکرم ﷺ کے چچا جناب عباس اور جناب شیبہ ایک دوسرے پر فخر جتنا رہے تھے۔ عباس کہنے لگے، ”یہ میرے لئے نہایت ہی فخر کی بات ہے کہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں“ اور شیبہ کہنے لگے کہ ”میں خانہ کعبہ کا کلیدبردار ہوں۔“ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: ”میں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ آپ لوگوں سے کم سن ہوں لیکن آپ لوگ میری شمشیر اور جہاد کی وجہ سے ایمان لائے ہو۔“ حضرت عباس کو یہ بات بڑی لگی تو انہوں نے آنحضرتؓ سے شکایت کر دی، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (منقول از تفسیر نمونہ)

\* حضرت علیؓ نے بارہا اس آیت کے ذریعے اپنی اولویت اور افضلیت ثابت کی ہے، کیونکہ ایمان اور جہاد ان تمام خدمات سے بالاتر ہے جو دوران شرک انجام دی گئی ہوں، کیونکہ ان خدمات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

پیام:

۱۔ اپنے اعمال پر نہیں اترانا چاہئے کیونکہ ایمان کے بغیر عمل کی حیثیت سراب کی سی ہے یا بے روح جسم کی

۲. مخلص مجاهد دوسروں سے برتر ہیں چاہے دوسروں کے کام بڑے اہم ہی کیوں نہ ہوں۔ (أَجَعَلْنَا مِنْهُمْ سِقَايَةَ الْحَاجَّ)
۳. بایمان مجادلہ کو دوسروں کے ہم پلہ جاننا معاشرتی مظالم میں سے ایک ظلم ہے۔ (الْقَوْمُ الظَّالِمِينَ)
۴. تقویٰ کی طرح ایمان، ہجرت اور جہاد بھی تمام نیکیوں میں سر فہرست ہیں۔ (أَعْظَمُ دَرَجَةٍ)
۵. اگر لوگوں کے نزدیک قبائلی اور نسلی امتیاز قابلِ قدر ہے تو خدا کے نزدیک ایمان، ہجرت اور جہاد امتیاز ہیں۔  
(عِنْدَ اللَّهِ)
۶. ایمان دوسرے تمام کمالات کے لئے ضروری ہے۔ (أَمُّنَا)
۷. تمام مقدس کاموں کی قدر و قیمت نبیت پر منحصر ہے۔ (فِي سَبِيلِ اللَّهِ)
۸. اصل کامیابی اور کامرانی صرف ایمان کے زیر سایہ ہی ممکن ہے۔ (هُمُ الْفَائِزُونَ)
۹. اللہ تعالیٰ نے خود ہی مهاجر اور مجادلہ مومنین کو بہشت کی نوید دی ہے۔ (يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ)
۱۰. کسی دین کے جامع ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ فطرت کے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے پیروکاروں کو امید بھی دلاتا ہے۔ (يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ)
۱۱. اگر خدا کی خوشنودی کے لئے فانی نعمتوں سے دستبردار ہو جائیں تو ابدی نعمتوں سے بھرہ مند ہوں گے۔ (نَعِيمٌ مُّفِيمٌ)
۱۲. دنیوی نعمتوں کے لئے زوال اور فنا بہت بڑی آفت ہے جب کہ آخرت میں اس قسم کی کوئی آفت نہیں ہوگی۔  
(مُفِيمٌ، خَالِدِينَ، أَبَدًا)
۱۳. جو خدا ساری دنیا کو ”قلیل“ کہتا ہے وہی مجادلین کے اجر کو (عظمیم) کہہ رہا ہے۔
۱۴. خداوند عالم ہماری قلیل اور فانی چیزوں کو بہت بڑی قیمت کے بدلے خریدتا ہے حالانکہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ بھی اسی کا دیا ہوا ہے۔